شہباز لا مکانم بیرون ز کون و مکانم
سجود انس و جانم مطلب تو آشیانم

در دو سرائے لافم بہ رنگ نور صافم
عنقائے کوہ تافم مطلب تو آشیانم

بیچوں و بیچگونم بے شبہ بے نمونم
براتراز آں کہ چونم مطلب تو آشیانم

در عقل تونگنجم در فہم تو نہ سنجم
سیمرغہ کنت کنزاً مطلب تو آشیانم

بے نام و بے نشانم بے کام و بے دھانم
بے روئے بے زبانم مطلب تو آشیانم

"راجا" کہ مست مایم بے روح و دست پایم
از بہشت شش بر آیم مطلْب تو آشیانم

شہباز لامکاں

قلندرِ کبریا فرماتے ہیں کہ میں وہ شہباز لامکاں ہوں جو کون و مکاں سے آزاد ہے. جہاں جن و انس سجدہ کرتے ہیں جہاں انسانی عقل سجدہ کرتی ہے وہ میرا آشیانہ ہے. اور میرے مسافر خانے میں جو آتا ہے. اسکو میں اپنے نور سے صاف وستھرا کرتا ہوں. میرا آشیانہ عُنقائے کوہ کی مانند ہے. جس کے مطالب و معنی بہت ہی دشوار ہیں. میرے محبوب کی مثل میرے آشیانہ کی ہے. جس کی نہ کوئی شبہہ ہے نہ شکل ہے بلکہ اس سے برتر ہے اگر تو میرے آشیانہ کی سطح کا مطلب سمجھ سکے. کیونکہ وہ تیری عقل میں نہیں آسکتا وہ تیرے فہم و ادراک سے بہت دور ہے. ہاں جو آسمانی مُرغابی ہے ایک چھپے ہوئے خزانے کا مطلب جانتی ہے یعنی قلندرِ کبریا فرمارہے ہیں کہ میرا آشیانہ وہ چھپا ہوا خزانہ ہے. جس کی معرفت عقل و فہم کے ادارک سے ممکن نہیں شہباز کی معرفت کے لئے شہباز کے آشیانے تک جانے کیلئے معرفت کے پرندے کی ضرورت ہے بے نام و بے نشان بے زبان و بے کام بے

شک اس کے معنی ہیں یعنی میرا آشیانہ کے لئے محض انسان کے حواسِ خمسہ اور فہم و عقل کی پرواز کافی نہیں ہے بلکہ معرفتِ قلبی چاہیے.....

اے راجہ مست، میرے بے روح دوست ہیں، چھ بہشتوں کا مطلب ہے میرا آشیانہ، قلندرِ کبریا اس غزل میں فرما رہے ہیں کہ جس طرح انسان کا ظاہری شہباز کے آشیانہ تک پہنچنا ممکن نہیں ہے وہ شہباز جو کون و مکاں سے آزاد ہے جو لامکاں کا شہباز ہو اس کے آشیانے تک کیسے رسائی ہوگی....